سجدے کی فضیلت

ہر عبادت کیلئے کسی نہ کسی فکر کی ضرورت ہوتی ہے اور کوئی بھی ذکر اگر بغیر ذکر کے کیا جائے تو اسکا وہ فائدہ حاصل نہیں ہوتا جو اس ذکر میں اللہ نے رکھا ہوتا ہے یعنی ذکر فکر کیساتھ سجتا ہے اور فکر ذکر کیساتھ سجتا ہے یہ دونوں لازم وملزوم ہیں اگر کسی عبادت سے اسکا فکر نکال دیا جائے تو اس عبادت کی جان اور روح جو ہے وہ ختم ہو جاتی ہے لحاظہ یہ ضروری ہے کہ ہر عبادت کرنے والے کو وہ یہ دیکھے کہ اس کی عبادت میں فکر کتنا ہے نماز کی گفتگو جو ہے وہ ہم کر رہے ہیں اس پر بڑی سعادت حاصل ہو رہی ہے نماز کی گفتگو جاری ہے ہر نماز کی بھی کوئی نہ کوئی فکر ہوتی ہے مثلاً جس نے فجر پڑھی **آقا علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں**

''فجر کی نماز پڑھنے والے کا اللہ رزق کھول دیتا ہے۔''

تو اب فجر کے پیچھے ایک فکر ڈال دی گئی کہ فجر کی نماز کا تعلق تمہارے رزق کیساتھ ہے اگر کسی کا رزق ٹھیک نہیں ہے تو وہ اپنی فجر کی فکر کرے۔ ظہر کیساتھ ایک فکر جوڑ دی گئی کہ جس کے رزق میں برکت نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ظہر کی نماز کی کوتاہی کرتا ہے تو وہ ظہر کی فکر کرے ۔جس کے جسم میں طاقت نہیں وہ عصر کی فکر کرے۔جس کی اولا د نافرمان ہے وہ مغرب کی فکر کرے اور جس کی راتوں کی نیند راحت سے محروم ہے تو وہ اپنی عشاء کی فکر کرے تو ہر نماز کیساتھ ایک فکر جوڑ دی گئی ہے۔نمازی کو چاہیے کہ پہلے اس فکر کی توجہ کرے جو اس نماز کیساتھ موجود ہے تو ہم الحمدللہ یہاں **نماز کے معنی اور مفہوم سمجھ رہے ہیں اس کے پیچھے ایک ہی مقصد ہے کہ ہماری نماز جو ہے وہ فکر والی نماز بنے سوچ والی نماز بنے اس کے پیچھے ایک پورا سسٹم فکر کا چلے کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں۔**

آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

''کسی کی نماز اس وقت تک مکمل نہیں جب تک اس کا دل حاضر نہ ہو۔''

تو دل کی حاضری فکر ہے سوچ ہے تو الحمدللہ سورۃ الفاتحہ مکمل کر دی گئی تھی اور آج انشاءاللہ اس سے اگلے نماز کے حصے میں داخل ہونے کی سعادت حاصل ہوگئی۔توجہ رکھیے گا کیونکہ ایک ایک رکوع ایک ایک سجدہ ایک ایک رکن جو ہے وہ بہت ساری برکتوں رحمتوں کیساتھ جوڑا ہے جونہی نمازی سورۃ الفاتحہ ختم کرتا ہے تو وہ رکوع کرتا ہے اور رکوع فرض ہے نماز کے اندر رکوع کرنا فرض ہے ایک رکوع ہے وہ بھی فرض ہے۔ **سبحان ربی العظیم** تسبیح ہے رکوع جو ہے اسے کرنے کے بعد نمازی سیدھا کھڑے ہو کر کہتا ہے۔**سمع الله لمن حمده** سن لی اللہ نے اس کی آواز جو بھی اس کی تعریف کر رہا ہے تو یہ خوبصورت کلمہ سجدے سے پہلے اللہ نے دیا کہ اے بندے اب تو ایک ایسی عبادت میں داخل ہونے لگا ہے جو پوری نماز کی روح ہے نماز کی جان ہے نماز کا جو سب سے highest point جو ہے وہ سجدہ ہے

سجدے میں داخل ہونے سے پہلے ایک پیغام اللہ کی طرف سے آ گیا ہے کہ میں نے سن لی تیری وہ تسبیح جو تو میری تعریف میں بول رہا ہے سمع اللہ اللہ نے سن لیا اللہ نے تیرا ابھی سورۃ الفاتحہ پڑھنا سن لیا ابھی تو نے رکوع میں جا کر سبحان ربی العظیم کہا ہم نے سن لیا اس سے پہلے جو تو نے ثناء پڑھی تھی ہم نے سن لی تو بندے تیار ہو جا اب وہ رکن آیا۔

جیسے اللہ تعالیٰ نے نماز کے اندر سب سے اعلیٰ رکن بنایا ہے اسے سجدہ کہتے ہیں۔

سجدہ ایک ایسی اعلیٰ عبادت ہے اس کو اللہ نے انسان کیلئے نہیں بلکہ باقی مخلوقات کیلئے رکھا تھا لیکن انسان کو سجدے کی جو حالت دی گئی ہے وہ تمام مخلوقات سے الگ ہے انسان کے جسم کے جو سب سے اعلیٰ عضو ہیں اور اعلیٰ حصے ہیں وہ سر میں پائے جاتے ہیں ہماری آنکھیں سر میں ہیں ہمارے کان سر میں ہیں زبان سر میں ہے سوچنے کے لیے دماغ سر میں ہے یہ ساری صلاحتیں دیکھنا سننا چکھنا بولنا سوچنا یہ سب کچھ سر کے اندر ہے اور سجدے کے اندر انسان ساری صلاحتیں زمین کے اوپر رکھ دیتا ہے اور یہ اتنا بڑا ذلت کا اظہار ہے کہ اس سے بڑی ذلت کسی بھی طرح سے کسی بھی اور انداز سے پیدا ہی نہیں کی جاسکتی جو ذلت کا انداز رکوع کے بعد سجدے میں نصیب ہوتا ہے اور انسان اشرف الخلوقات ہو کر اپنے جسم کی اعلیٰ عضو اور اعلیٰ صلاحیتوں کو اٹھاتا ہے اور اسے زمین پر رکھ دیتا ہے یہ ایک ایسا خوبصورت انداز ہے جس کے بعد آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ

جب کوئی سجدہ کرتا ہے تو وہ اللہ کے قریب ترین پہنچ جاتا ہے یہ اللہ کے پاس آنے کا سب سے آخری حصہ ہے اس سے زیادہ نزدیکی نصیب نہیں ہوسکتی اور جونہی کوئی سجدہ کرتا ہے فوراً اس کو اللہ کا قرب نصیب ہوتا ہے اور آقا علیہ السلام نے یہ فرما کر حد کردی

''جب بھی کوئی سجدہ کرتا ہے تو وہ زمین پر یا صف پر نہیں کرتا بلکہ اس کا سر اللہ کی رحمت کی گود میں جاتا ہے۔''

اب وہ سجدہ جونہی تو نے کیا یہ جو لفظ حضور نے فرمائے ہیں کہ اس کا سر اللہ کی رحمت کی گود میں جاتا ہے یہ رکوع کیلئے نہیں کہا یہ قیام کیلئے بھی نہیں کہا یہ تشہد کیلئے بھی نہیں کہا یہ سلام کیلئے بھی نہیں کہا یہ واحد صرف سجدے کیلئے کہا ہے کہ تیرا سر اللہ کی رحمت کی گود میں گیا ہے۔ بہت بڑی برکت بہت بڑا اکرم اور سجدے سے جو قرب نصیب ہوا وہ کسی اور عبادت سے نصیب نہیں ہوسکتا۔

پھر نمازی نماز میں جب **سجدے کی حالت** میں جاتا ہے وہ اصل میں **خود سپردگی کی حالت** ہے وہ اپنی ہر شے اللہ کے سامنے سرنڈر کر رہا ہے آنکھیں تھی اس کے پاس کان تھے اس کے پاس سوچنے کیلئے دماغ اللہ نے دیا تھا یہ سب کچھ تھا اس کے پاس لیکن اس نے سارا کچھ اللہ کے سامنے رکھ دیا کہا مولا یہ دنیا کے لیے تھا لیکن تیرے آگے کچھ بھی نہیں ہے یہ سب میں نے ختم کر دیا یہ خود سپردگی کی اعلیٰ ترین حالت ہے اور یہ رزلیل ترین حالت ہے جب اس میں انسان جاتا ہے جونہی یہ اپنی ذلت کی انتہاؤں پر گیا اُدھر اللہ کی بارگاہ میں اپنی اعلیٰ بلندیوں پر پہنچ گیا اِدھر یہاں ذلت کی انتہائیں ہیں اللہ کی بارگاہ میں وہ بلندیوں کی انتہائیں ہیں تو پتہ چلا

؎ مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے ۔۔۔ کہ دانا خاک میں مل کر گل و گلزار ہوتا ہے

یہ جوا پنی ہستی کو مٹانے کا تصور ہے نہ اور اپنے آپ کو اللہ کے سامنے صفر سے بھی نیچے لے جانے کا تصور ہے وہ صرف سجدے کی حالت ہے دیکھئے اِدھر انسان نے سجدہ کیا اُدھر آقا علیہ السلام فرماتے ہیں جونہی کوئی سجدہ کرتا ہے تو اللہ فرشتوں کو بولا کر ان کے سامنے فخر فرماتا ہے کہ وہ دیکھوتو کہا کرتا تھا نہ کہ اے فرشتے تو نے کہا تھا کہ انسان نہ بنانا مولا اس لیے کہ یہ فساد کرے گا اس کو نہ پیدا کرنا یہ قاتل وغارت کرے گا دیکھ میں نے انسان پیدا کیا وہ دیکھ مجھے وہ سجدہ کرر ہا ہے۔ **اسی لیے حضور علیہ السلام نے فرمایا**

''جوانی کا سجدہ پیغمبروں کی عبادت کے برابر ہے۔''

جوانیوں میں سجدے کرنے والے لوگ جوانی میں اپنی پیشانیوں کو اللہ کے سامنے سجدے میں رکھنے والے لوگ یہ پیغمبروں کی عبادت کا درجہ و مقام پاتے ہیں (اللہ) اتنی خوبصورت عبادت ہے آپ نے سارا کچھ اللہ کے سامنے رکھ دیا ہوا ہے۔ آپ زمانے میں بظاہر کتنے سمجھدار آدمی ہیں مثلاً

بعض کہتے ہیں میں اڑتی چڑیا کے پرَ گن لیتا ہوں بڑا سمجھدار ہوں میں بعض کہتے ہیں کوئی بندہ بات تو کرے میرے سامنے میں سن کر اندازہ لگالوں گا یہ چاہتا کیا ہے بعض کہتے ہیں اللہ نے سوچنے کی اتنی صلاحیت دی ہے جو سوچتا ہوں اسی کے مطابق عمل کرسکتا ہوں سونگھنے کی طاقت دی ہے بولنے کی قوت دی ہے یہ ساری قوتیں اللہ نے دی ہیں لیکن سجدے میں کہا مولا میں نے سب تیرے سپرد کردیا دیکھنا بھی تیرے حوالے سننا بھی تیرے حوالے بولنا بھی تیرے حوالے میں نے سب کچھ مولا تجھ پر نثار کردیا۔

؎ جان دی ہوئی اسی کی تھی حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں

حضور جب میرے حجرے میں آیا کرتے تھے اور آ کر جب میرے حجرے میں آپ عبادت فرماتے تھے آپ فرماتی ہیں میں نے حضور کو جب بھی دیکھا ہے سجدے کی حالت میں ہی دیکھا ہے **سجدہ حضور کی پسندیدہ ترین عبادت ہے** آپ جب آندھی آتی یا سورج کو گرہن لگ جاتا یا چاند کو گرہن لگ جاتا حضور علیہ السلام سیدھا مسجد نبوی جا کر سجدے میں چلے جاتے سجدے میں چلے جاتے اور دوا کرتے۔

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں

اے میرے صحابہ سجدے میں جب جاؤ تو اللہ سے دعا مانگا کرو دعائیں کیا کرو اللہ سے کیونکہ اس وقت تم اللہ کے قریب ترین ہوتے ہو لیکن افسوس صد افسوس!! آج لمبے سجدے کرنے والے کب کے ختم ہو گئے لوگوں کے اندر سجدوں کا ذوق ہی ختم ہو گیا یہ پیشانیاں نظر آتی ہیں کہ سجدوں کے نور سے محروم ہیں لوگوں میں سجدوں کا اب کوئی شوق نہیں۔ لمبے سجدے کرنا چھوڑ دیا لوگوں نے اور لمبے سجدے کر کے جو برکت لیا کرتے تھے۔ اللہ والے بھی حضور کے اصحاب بھی خود آقا علیہ السلام کی ذات کریمہ جو بظاہر خود نظر نہیں آتی (اللہ اکبر)

؎جو میں سر با سجدہ ہوا کبھی　　　تو زمین سے آنے لگی صدا

تیرا دل تو ہے صنم آشنا نہ　　　تجھے کیا ملے گا نماز میں

یہاں تو لوگ سجدے بھی کرتے ہیں تو اپنے لیے کرتے ہیں سجدوں میں جاتے تو ہیں لیکن اس کے اندر بھی روح ختم ہو گئی۔اللہ ہمیں بھی لمبے سجدے کی توفیق دے(آمین)جو سجدوں میں مزے ہیں جو سجدوں میں جا کر اللہ کے قرب اور رحمتوں کے معاملات جو کھو لتے ہیں وہ نصیب ہو جائیں(اللہ)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا

جب نمازی نماز پڑھتا ہے تو جونہی نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو فرشتے اس کے گناہوں کا گھٹر باندھ کر اس کو ایک طرف رکھ دیتے ہیں سائٹ پر رکھ دیتے ہیں اور اب جب وہ نماز پڑھ لیتا ہے تو نماز پڑھنے کے بعد جب جانے لگتا ہے تو فرشتے پوچھتے ہیں مولا جو ابھی اس کے گناہ اتار کے رکھے تھے کیا اجازت ہے اس کو واپس دے دیں تو جواب آتا ہے نہیں نہیں اس نے سجدہ کر لیا ہے وہ گناہ سارے معاف ہو گئے ہیں۔سجدے سے گناہ بخش گئے ہیں اب ضرورت نہیں ہے وہ جو گناہ سائٹ پر رکھے ختم کر دو انہیں۔(اللہ)

ایک اور راویت میں آتا ہے کہ

جب نمازی سجدہ کرتا ہے اور نمازی اپنا سر سجدے میں رکھتا ہے تو اس سے پہلے جونہی نماز شروع کرتا ہے تو اس کے گناہ جو ہیں وہ اس کے کندھے پر آ جاتے ہیں اور جب رکوع کرتا ہے تو اس کے گناہ اس کے سر پر آ جاتے ہیں اور جب سجدہ کرتا ہے تو اس کے گناہ زمین پر گر جاتے ہیں۔وہ جب گر جاتے ہیں جب نماز ختم کر کے سلام پھیر کر اٹھتا ہے تو فرشتے پوچھتے ہیں مولا یہ اس کے گناہ نیچے گرے رہ گئے اٹھا کر کیا کریں جواب آتا ہے ان کو بخش دو۔انہیں معاف کر دو یہ گناہ ختم کر دو۔

سجدے نے گناہوں کی بخشش کا سبب بنایا۔(اللہ)

اتنا کرم اتنا فضل اللہ نے سجدے میں رکھا ہوا ہے ہزاروں ایٹم بم سے زیادہ طاقت ہے اس کے اندر بڑی بڑی دعائیں قبول کروانے کا بہترین طریقہ ہے سجدہ لوگ تعویذ کروانے کیلئے لوگ دعاؤں کی قبولیت کیلئے کیا کیا جتن نہیں کرتے۔کئی لوگ آتے ہیں اور پوچھتے ہیں حضرت یہ فلاں مسئلہ ہے یہ فلاں مسئلہ ہے لیکن جب میں پوچھتا ہوں کہ آپ کا مسئلہ حل ہو گا لیکن یہ بتائیں نماز کی کیا حالت ہے کہتے ہیں جی نماز ٹھیک کر لیں گے بعد میں پہلے کوئی بتا دیں کوئی آیت بتا دیں میں آیت پڑھ لوں کوئی تعویذ دے دیں میں پی لوں یا میں باندھ لوں بازو پر یا میں گلے میں ڈال لوں حضرت یہ بتائیں جی محترم آپ نماز کی کیا حالت ہے؟؟؟جی حضرت نماز بھی ٹھیک ہے لیکن یہ بتائیں کہ یہ تعویذ کوئی مل جائے مطلب نماز اور سجدے سے بھاگتے ہیں اور تعویذ اور وظیفے پڑھنے میں بڑے شیر ہیں جہاں عمل کی بات آئے گی نماز کی بات آئے گی وہاں جو ہے چوری ہے جہاں کوئی وظیفہ یا تعویذ باندھنا پڑے وہاں سینہ زوری ہے یہ حالات ہیں لوگوں کے تو سجدہ کرنیوالے اس

کوتو اللہ ان چیزوں کی حاجت ہی نہیں آنے دیتا اس سے پہلے ہی اللہ اس کے سارے مسئلے حل کرتا چلا جاتا ہے۔ جو لوگ سجدے میں جاتے ہیں ان کو کس چیز کی ضرورت ہے۔ کس شے کی حاجت ہے ان کو سجدے کرنیوالے کو تو اللہ بغیر کہے نوازتا چلا جاتا ہے (اللہ)۔ لوگوں نے چونکہ اس کی اصل حالت کو سمجھا ہی نہیں ہے سجدے کی جو اصل برکت ہے اس کو لیا ہی نہیں ہے۔

میرے حضرت آپ اکثر ایک جملہ فرمایا کرتے ہیں

''جس کو سجدے میں آنسو آ جائے اس کو اللہ دنیا کے آگے آنسو نہیں بہانے دیتا۔''

سجدے میں جس کو آنسو نصیب ہوں کبھی تمہیں ایسی نماز نصیب ہو (انشاءاللہ) کبھی تمہیں ایسی نماز نصیب ہو کہ تمہیں سجدے میں آنسو آ جائیں تو سمجھنا کہ یہی نماز پڑھی ہے اور یہی ہے وہ اصل نماز جو آج ہوئی ہے ادا اس سے پہلے پہلے جو پڑھا تھا وہ پتہ نہیں کیا پڑھا تھا سجدے میں جو آنسو آیا ہے نہ اس نے اصل نماز پڑھائی تجھے (اللہ) اس حد تک سجدہ اللہ کو محبوب ہے کہ نمازی سجدے میں جاتا ہے اللہ اس کے درجے بلند کرتا ہے اب جونہی جو ہے سجدے میں تو گیا تو تیری زبان سے دیکھ کیا نکل رہا ہے ایک طرف تو ذلت کے ایسے مقام پر چلا گیا ہے کہ اشرف المخلوقات ہو کر تو نے اپنا سر اپنی پیشانی رگڑ رہا ہے زمین کے اوپر تو زبان سے کیا کہہ رہا ہے

☆**سبحان ربی الاعلی** میرا رب پاک بھی ہے اور سب سے اعلی بھی ہے۔ نیچے جا کر سب سے آخری مقام پر جا کر تیری زبان سے اللہ کیا کہلوا رہا ہے کہ اب یہاں کہہ کہ تیرا رب اعلی ہے یہاں اب اقرار کر کہ تیرے رب سے بڑا کوئی نہیں ہے اب یہاں اقرار کر تیرے رب سے بڑا کوئی نہیں ہے تیرے رب سے اعلی کوئی نہیں ہے **سبحان ربی الاعلی سبحان ربی الاعلی** یہ کہہ کے تو کھڑا ہونے لگا ہے تو دل میں خیال آ سکتا ہے نہ کہ میں نے اپنی عظیم عبادت کی ہے اتنا عظیم میں نے اس وقت رکن ادا کیا ہے تو میں بہت بڑا ہو گیا ہوں میری عزت اور برکت بڑھ گئی ہے کہا نہیں نہیں ابھی زبان سے کہہ **اللہ اکبر** اللہ پر بھی سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے یعنی ہر وقت اندر سے اس انا کو جو تسکین ملتی ہے اپنی عزت سے اپنی تعریف سے اللہ نماز میں اس انا کا قتل کر دیتا ہے اسے ختم کر دیا جاتا ہے تیری انا ختم کر دی جاتی ہے۔ بار بار تجھ سے یہی کہوایا جا رہا ہے **سبحان ربی الاعلی** جب کہہ کر اٹھنے لگتا ہے تو کہتا ہے اللہ اکبر مولا اب بھی تو ہی بڑا ہے تیرے سے بڑا کوئی نہیں ہے (سبحان اللہ)

☆ انسان کے اندر نفس کا ایک بہت بڑا وار ہے کہ وہ اندر ہی اندر ایک عزت کا ایک لذت کا اور ایک تعریف کا شوق پیدا کرتا ہے۔ سجدہ اسے ختم کر کے رکھ دیتا ہے سجدہ ختم کر دیتا ہے اسے تیری تعریف تیری اپنی ذات کب کی ختم ہو گئی جب تو سجدے میں گیا ختم ہو گیا تو اور جونہی تو ختم ہوا رے اب ہی تو تو پیدا ہوا جونہی تو ختم ہوا ارے اب ہی تو توں بڑا ہوا جونہی تو ختم ہوا اب ہی تو تجھے اللہ نے برکت دی (اللہ)۔ اس راز کو اگر تم سمجھ گئے تو سجدوں کو لمبا کرو گے (انشاءاللہ)۔

☆**واقع بدر**

غزوہ بدر یاد کریں وہ جب خوبصورت مقام آیا تھا آقا علیہ السلام جب اپنے 313 اصحاب کیساتھ روانہ ہوئے اور دنیا کو ایسی تاریخ دی گئی ہے غزوہ بدر کے اندر اور ایسا اعلیٰ اس کے اندر نمونہ پیش کیا گیا غزوہ بدر میں جس کی کوئی دوسری نظیر نہیں حضور 313 کو لے کر جب نکلے تھے تو کیا تھا ان کے پاس ان کے پاس چھ زہریں تھی آٹھ تلواریں تھی اور دو گھوڑے تھے صرف دو گھوڑے لے کر آٹھ تلواریں لے کر اور چھ زہریں لے کر کوئی جنگ کر سکتا ہے۔ کوئی جنگ کرنے جاتا ہے اور یہ قلیل سامانِ جنگ ہے جو میں نے ابھی لکھا۔ چھ زریں آٹھ تلواریں دو گھوڑے اور باقی اصحاب ان کے بدن پر چیتڑے بھی ہیں کسی کے پاؤں میں جوتا کوئی نہیں اگر کوئی تلوار سے محروم ہے اس نے کھجور کا کوئی ڈھنڈا بنالیا کسی نے ہاتھ میں پتھر پکڑا ہوا ہے اور یہ قافلہ اسلام کا پہلا معرکہ لڑنے کیلئے بدر کی وادی کی طرف چل رہا ہے۔

☆ **ابھی میں مدینہ شریف تھا خاص طور پر جب ہم بدر کی زیارت کیلئے جب حاضر ہوئے تو سٹی گم ہوگئی** کہ کتابوں میں تو بہت پڑھا تھا اور بہت کچھ سنا تھا بدر کے حوالے سے لیکن جو نظروں سے دیکھ کر آئے **مدینہ شریف سے لے کر بدر کے میدان تک تقریباً پچاس سے زیادہ پہاڑ ہیں** تقریباً پچاس سے زیادہ ہیں جن کی تعداد ہم نے گنی وہ پچاس سے زیادہ پہاڑ ہیں پہاڑیاں نہیں ہیں پہاڑی ہوتی ہے تھوڑا سا چڑھے اور اتر گئے وہ پہاڑ ہیں باقاعدہ اور حضور مدینے سے جب چلے تھے تو صرف ان کے پاس دو گھوڑے تھے باقی اصحاب پیدل تھے اور روزے کی حالت میں تھے یہ روزے کی حالت میں لوگ پچاس پہاڑ کیسے چڑھ کر اُترے یہ خدا جانتا ہے اور اس کا رسول جانتا ہے خدا کی قسم! انسان سوچ نہیں سکتا ایک پہاڑ چڑھ کر اترے تو انسان ختم ہو جائے۔ پچاس سے زیادہ پہاڑ دیکھتے رہ گئے ہمارے ساتھی کس طرح بدر کا وہ قافلہ نگدارن قافلہ جس کو دیکھ کر عیسائیوں نے بھی مذاق اڑایا تھا یہودیوں نے بھی کہا تھا کہ کدھر جا رہے ہو کس سے لڑنے جا رہے ہو ہزار سے زیادہ کا لشکر ہے ان کے پاس ہر شے موجود ہے تیر ہے کمانیں ہیں تلواریں ہیں زریں ہیں وہ لیس ہیں حالاتِ حرب سے تم کس کے سہارے جا رہے ہو۔

حفیظ جالندھری

نہ خنجر پر تکیہ نہ بھالے پر　　　اگر بھروسہ ہے تو صرف ایک سادی سی کالی کملی والے پر

اس سادی سی کالی کملی والے کے بھروسے پر جا رہے ہیں (اللہ) نکلے تھے نہ وہ 313 لے کر بدر کے وہ پچاس سے زیادہ پہاڑ اور پتھریلے پہاڑ وہ کوئی Green Mountains نہیں تھے کہ وہ سبز پہاڑ ہیں گھاس اوگی ہوئی ہے اور آرام آرام میں چلتے چھاؤں میں پہنچے نہیں پتھریلے پہاڑ ہیں ان پر چڑھنا پڑتا تھا اترنا پڑتا تھا اور پھر حضور ان کو لے کر بدر کے میدان تک پہنچ گئے (سلام ہے حضور کی ذات کریمہ پر) یہ جا کر انسان دیکھے نہ تو انسان کی حیرت گم ہو جائے کہ کس طرح بدر کی وادی تک آپ لے کر گئے خیر جب یہ قافلہ وہاں تک پہنچتا ہے آقا علیہ السلام اس رات جس سے اگلے دن بدر کا معرکہ تھا سترہ رمضان المبارک سے پہلے جو سولہ رمضان اور سترہ رمضان المبارک کی جو رات ہے اس میں آقا علیہ السلام اپنے خیمے میں ہیں حضرت ابوبکر صدیقؓ ساتھ ہیں اور حضور علیہ السلام جو ہیں وہ سجدے میں

ہیں آپ دعا کرتے ہیں آپ دعا کرتے ہیں اتنی دعا کرتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبرؓ فرماتے ہیں کبھی آپ کھڑے ہو کر دعا مانگتے کبھی سجدے میں کرتے ہیں کبھی بیٹھ کر کرتے ہیں کبھی ہاتھوں کو یوں بلند کر لیتے ہیں کبھی اور بلند کر لیتے ہیں اتنا حضور ہاتھوں کو اٹھاتے ہیں کہ آپ کی چادر سر سے اتر کر آپ کے کندھے پر آ جاتی ہے اور اٹھاتے ہیں اپنے بازو تو چادر واتر کر کندھے سے زمین پر گر جاتی ہے میں اٹھا کر دوبارہ کندھے پر رکھتا ہوں اور کہتا ہوں حضور بس کیجیے اللہ کرم کرے گا اللہ فضل کرے گا لیکن آقا ﷺ دعا ختم نہیں کرتے دعا نہیں چھوڑتے یہاں تک کہ جب سجدہ آپ کرتے ہیں تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ **حضور ﷺ کے چہرہ انور سے آنسو نکلتے ہوئے بدر کی ریت میں جذب ہو رہے** ہیں بدر کی ریت حضور ﷺ کے آنسوؤں کو جذب کرتی ہے اور آقا علیہ السلام جو ہیں اتنا روتے ہیں سجدے میں کہ مجھے یوں لگتا ہے کہیں حضور کی جان نہ نکل جائے اتنی آپ دعا مانگتے ہیں۔ اور حضور ﷺ **نے اس رات امت کو ایسا طریقہ دیا اللہ سے مانگنے کا جو اس سے پہلے کبھی نہیں تھا تو پھر وہ دعا کیا خوبصورت تھی جو آپ نے اس وقت مانگی تھی۔**

اے مولا! میں یہ 313 لے کر آیا ہوں یہ 313 میں نے بڑی مشکل سے مکے سے کمائے ہیں میں نے ان کیلئے تیر بھی کھائے ہیں میں نے ان کیلئے کانٹے بھی سہے ہیں میں نے ان کے لیے اپنے سر پر اوجڑیاں بھی ڈلوئی ہیں میں نے ان کیلئے طائف میں پتھر بھی کھائے ہیں میں نے ان کیلئے بڑی تکلیفیں اور مصیبتیں سہی ہیں میرے خاندان کو تین سال پتے کھانے پر مجبور کر دیا گیا میں نے وہ تکلیف بھی سہی ہے مولا یہ تین سو تیرہ میں کمائی کر کے لے آیا ہوں بدر میں یہ میری کل کمائی ہیں یہ عمر یہ ابوبکر یہ عثمان رضی اللہ عنھا یہ سارے میری کمائی بن کر آئے ہیں میں لے آیا ہوں مولا **میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ تو ان کو فتح دے میں یہ نہیں کہوں گا کہ فتح دے دیں لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ آج اگر یہ ہار گئے اگر آج یہ ہار گئے تو پوری دنیا میں تیرا نام لیوا کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا اس کے بعد تیرا کوئی نام نہیں لے گا** بس یہی ہیں اس کائنات کا اصل رنگ اور حسن رکھنے والے جو آج میں ساتھ لے کر آیا ہوں 313 آقا علیہ السلام نے حد کر دی دعا کا ایسا زاویہ آپ نے کبھی نہیں کھینچا۔

☆ حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں حضور نے جب یہ دعا کی تو ایک دفعہ میری بھی خود میری حالت غیر ہو گئی کہ اس سے پہلے حضور نے ایسے جملے کبھی نہیں کہے کہ اگر یہ مٹ گئے تو تیرا دین بھی مٹ جائے گا یہ مٹ گئے تو تیرا دین بھی باقی نہیں رہے گا مولا ان کو فتح دے۔ یہ دعا آپ نے مدینے میں کیوں نہیں کی؟؟؟ یہ دعا آپ نے مسجد نبوی میں کیوں نہیں کی؟؟؟؟ **یہ دعا بدر میں آ کر سجدے کی حالت میں کی ہے۔ یہ سجدہ اسی لیے اتنی بڑی قوت ہے کہ اس کے اندر جب دعا کی جاتی ہے اس کے بعد قبولیت کے کوئی چانس باقی نہیں ہے ہر صورت قبولیت قبول ہے سجدے میں دعا کرنا یہ حضور نے بدر کی رات میں ہمیں سکھایا (اللہ)** اور پھر جب سجدے میں دعا مانگی حضور صدیق اکبرؓ فرماتے ہیں آپ اچانک اٹھ کھڑے ہوئے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی فرمایا ابوبکر مبارک ہو جبرائیل فرشتوں کیساتھ تشریف لے آئے فرمایا حضور مبارک آپ کو بھی ہو اللہ آپ کو برکت دے اب بس کیجیے ابھی حضور کو یہ جملہ کہا ہی ہے کہ آقا علیہ السلام پھر سجدے میں چلے گئے پھر دعا کرنے لگے

پھر سر اٹھایا فرمایا ابوبکر مبارک ہو اب اسرافیل بھی آ گئے ہیں فرشتے لے کر پھر سجدے میں گئے یہ دیکھو حضور کیا کر رہے ہیں سجدے میں جاتے ہیں برکت اترتی ہے سجدے میں جاتے ہیں برکت اترتی ہے سجدے میں جاتے ہیں برکت اترتی ہے پھر سجدے میں چلے گئے فرمایا اب میکائیل بھی آ گئے ہیں پھر سجدے میں چلے گئے اب اسرائیل بھی آ گئے ہیں کہا حضور اب بس کر دیں کہا نہیں ابوبکر میں دیکھ رہا ہوں اُدھر ان کے لشکر میں شیطان بھی ہے جب تک شیطان کے سامنے خود رحمٰن نہیں آئے گا میں سجدہ جاری رکھوں گا رحمٰن آئے اب تو حضور نے پھر سجدہ کیا اب اس میں مزید آپ روئے اتنا روئے کہ آپ کی داڑھی شریف گیلی ہوگئی رو رو کر اور پھر آپ نے سر اٹھایا فرمایا ابوبکر مبارک ہو میرا خدا بھی شامل ہو گیا ہے جنگ میں اب خدا بھی میرے ساتھ ہے۔ آپ اندازہ کریں کہ حضور نے کیا کیا کھینچا سجدے سے جبرائیل کو لے آئے اسرافیل کو لے آئے میکائیل کو لے آئے ہم دو وقت کی روٹی نہیں لے سکتے سجدے سے میں کیا زندگی کے چند دن سکھ سے نہیں گزار سکتے سجدے سے ارے حضور نے فرشتے اتروا لیے یہاں تک کہ خود خدا کی برکت بھی آ گئی فرشتوں کو لے آئے یہاں تک کہ خود خدا بھی آ گیا سجدے کی وجہ سے **یہ آقا علیہ السلام نے رنگ دیا کہ اگر کوئی اس کو سمجھ جائے تو ساری زندگی سجدے میں ہی گزار دے خدا کی قسم!**

☆ یہ اتنی برکت والی چیز ہے استعمال کروں سجدوں کو اور دیکھو اس میں اللہ نے تمہیں کیسی برکتیں دی ہوئی ہیں وہ دو سجدے جو ہم کرتے ہیں

☆ سجدہ ویسے ایک ہی فرض ہے لیکن دوسرا سجدہ جو ہے وہ واجب ہے **پہلا سجدہ فرض ہوتا ہے دوسرا واجب ہوتا ہے** جب اللہ نے حکم دیا تھا دوسرا سجدہ کرنے کا فرشتوں کو تو انہوں نے سجدہ کیا یہ فرشتوں کا سجدہ جو ہے وہ جمعہ کے دن ہوا نماز ظہر سے عصر تک بعض نے لکھا یہ تقریباً چالیس سال جاری رہا بعض نے لکھا کہ سو سال تک فرشتے جو ہیں سجدے میں رہے یہ انہوں نے سر اٹھایا اللہ نے حکم دیا ٹھیک ہے اب سر اٹھا لو سر اٹھایا تو اس نے دیکھا اس میں ایک ہے جس نے سجدہ نہیں کیا وہ تن کر کھڑا ہوا ہے وہ تکبر میں کھڑا ہوا ہے ایک جو ہے وہ تکبر سے کھڑا ہے اس نے سجدہ نہیں کیا ہے تو فرشتوں نے جب اسے دیکھا کہ یہ بد بخت جو ہے اس نے سجدہ نہیں کیا تو انہوں نے شکرانے کیلئے دوسرا سجدہ بھی کر دیا شکر ادا کرنے کیلئے کہ یا اللہ تیرا شکر ہے کہ ہم نے سجدہ کر لیا ہے یہ دوسرا سجدہ کرتے ہیں یہ جو دوسرا سجدہ ہے وہ فرشتوں نے کیا پہلا سجدہ جو ہے وہ اللہ کے حکم سے ہوا لحاظہ اس طرح دو سجدے قرار پائے اور رکوع ایک ہی رہا پہلا سجدہ فرض دوسرا واجب (اللہ) یہ تو میں نے اس کی بیک گراؤنڈ عرض کر دی۔

لیکن جب آپ سجدہ کریں تو دو سجدے جو صوفیا ہیں جو مفسرین ہیں جو اولیا ہیں وہ اس کو وہ اس کو الگ انداز سے لیتے ہیں۔

☆ وہ پہلا سجدہ جب کرتے ہیں اس کے اندر یہ کیفیت ہوتی ہے کہ مولا میرے گناہ معاف ہو جائیں۔

☆ **پہلا سجدہ گناہوں کی بخشش کا کرتے ہیں۔**

☆ **اور دوسرا سجدہ اللہ کا قرب پانے کیلئے کرتے ہیں۔**

☆ **پہلا سجدہ معافی والا ہے اور دوسرا سجدہ اللہ سے برکت لینے والا ہے۔** وہ اس کو یہ لیتے ہیں اور صوفیا اس طرح سجدوں کی ترتیب بناتے ہیں۔ کہ پہلے سجدے میں وہ نیت کرتے ہیں کہ یہ میرے گناہوں کی بخشش کیلئے ہے جب میں پاک وصاف ہو جاؤں گا میرے گناہ سارے مٹ جائیں گے اس کے بعد جب دوسرا سجدہ کروں گا پاک ہونے کی وجہ سے اللہ کی برکت مجھ پر اتر آئے گی وہ اس طرح دو سجدوں کو لیتے ہیں۔ اللہ ایسے سجدے نصیب کرے (آمین)

☆ آج جوانوں کی پیشانیاں میں دیکھتا ہوں نہ یونیورسٹی میں تو خدا کی قسم محروم ہیں سجدوں سے نظر آتا ہے کہ یہ بے سجدہ پیشانی ہے اس کی پیشانی بتاتی ہے کہ اس کو سجدے کی نور کی جھلک ختم ہو چکی ہیاور چہروں کے اوپر نا ہوست چھائی ہے اور چہروں کے اوپر مردگی چھائی ہوئی ہے چہرہ نظر آتا ہے کہ یہ ایک بے نماز کا چہرہ ہے جو نمازی سجدوں میں جھکنے والا سجدوں میں بیٹھنے والا سجدوں کو لمبا کرنے والا ہوتا ہے اس کا چہرہ نورانی بتاتا ہے کہ سجدوں والا چہرہ ہے اس کا (اللہ ایسے سجدے ہمیں عطا فرمائے آمین) (اللہ اکبر) تو یہ خوبصورت عبادت جس کو اللہ نے ہمیں نماز کے اندر دیا جس کی برکت اتنی ہے کہ جو بھی دعا اس میں مانگی جائے قبول ہو جاتی ہے لیکن اس میں یہ ذہن میں رکھیے گا جب بھی آپ نماز میں سجدے میں کوئی دعا مانگیں تو اس کو زبان سے نہ مانگیں کیونکہ جب آپ نماز میں سجدے کی حالت میں ہیں اس میں عربی کے علاوہ اور نماز کے الفاظ کے علاوہ کچھ بھی نہیں پڑھا جا سکتا۔ سبحان ربی الاعلیٰ ہی کہیں گے آپ لیکن دل سے دعا کی جا سکتی ہے جتنا چاہے لمبی کر لیں دل سے کریں زبان سبحان ربی الاعلیٰ کہتی رہے اور دل جو ہے وہ اللہ کیساتھ مہور دعا رہے۔

☆ **ہم ایک دن قبلہ عالم کے پاس حاضر تھے ایک شخص ان کے پاس آیا تھا اس نے کہا تھا حضرت بیٹا نافرمان ہو گیا ہے بڑی سخت آزمائش میں ہوں وہ یہاں تک کہ مجھ پر ہاتھ بھی اٹھا دیتا ہے میں کوئی تعویذ چاہتا ہوں کوئی دعا چاہتا ہوں۔**

مجھے یاد ہے حضرت صاحب قبلہ نے اسے یہ کہا تھا کہ آپ صرف ایک کام کریں کیونکہ یہ بات ایسی ہے اس پر نہ کوئی تعویذ ہے نہ دعاؤں سے یہ مسئلہ حل ہونا ہے یہ اب کچھ ایمر جنسی معاملہ کرنا پڑے گا کیونکہ یہ بات بہت آگے چلی گئی ہے باپ پر ہاتھ اٹھنا یہ چھوٹی بات نہیں ہے ایک اولاد باپ پر ہاتھ اٹھائے سمجھ لیں یہ جہنم کا سیدھا راستہ ہے اس کے علاوہ کوئی دوسری بات نہیں ہے آپ نے فرمایا تھا بیٹا اس کیلئے میں کیا دعا کروں کیا تعویذ دوں اس کا تو کوئی دعا تعویذ نہیں ہے ہاں ایک واحد حل ہے اگر آپ کریں تو وہ کہنے لگے جی میں کروں گا آپ نے پھر کہا دیکھو کرنا ہے تو پھر میں بتاتا ہوں کہنے لگے ضرور کروں گا آپ بتائیں میں کیا کروں حضرت صاحب نے فرمایا

آپ اب سجدے میں جا کر اپنے بیٹے کیلئے دعا کریں۔

بس اب واحد یہ حل ہے آپ سجدے میں جائیں اس کیلئے دعا کریں کیونکہ یہ اب واحد ایسا راستہ ہے۔

آقا علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں

اللہ نے جب یہ کہا اس بد بخت سے ابلیس سے کہ تو نکل جا میرے دربار سے اس وقت اس نے بھی یہ کہا تھا کہ مولا تو مجھے نکال رہا ہے تو میں تیرے بندوں کو آگے سے پیچھے سے دائیں سے بائیں سے گمراہ کروں گا آگے پیچھے دائیں بائیں کوئی سمت نہیں چھوڑوں گا ہر طرف سے آ کر میں گمراہ کروں گا ان کو تو مجھے نکال رہا ہے ٹھیک ہے لیکن اب میری طرف سے چیلنج ہے کہ میں تیرے کسی بندے کو چھوڑوں گا نہیں ہر ایک کو گمراہ کروں گا آگے پیچھے دائیں بائیں آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ بد بخت دو راستے بول گیا۔

ایک اوپر کا اور ایک نیچے۔۔۔کا اوپر کا راستہ ''دعا'' ہے نیچے کا راستہ ''سجدہ'' ہے۔

جو نیچے کا راستہ ہے وہ یہ بول گیا اوپر نیچے نہیں کہا حضرت نے یہ احادیث سنائی اا ور ساتھ یہ فرمایا کہ اب یہ **بس واحد حل رہ گیا ہے کہ تم سجدے میں جا کر اپنے بیٹے کیلئے دعا کرو ضرور اللہ اس کو بدل دے گا اس کا دل بدل دے گا** کئی سال ہو گئے میں بھی اسی طرح یہی عمل جب نظر آتا ہے کہ اس شخص کا مسئلہ حل ہونے کا چانس نہیں ہے معاملات بہت خراب ہو گئے ہیں تو آخری حل پھر یہی ہوتا ہے۔آخری حل یہی ہے کہ سجدے میں دعا شروع کر دو (انشاء اللہ) اللہ جب زندگی میں موقع لائے۔

☆ ہمارے ایک ساتھی ہیں مجھے اکثر ان کی ایک بات یاد آتی ہے وہ بھی یہ کہتے ہیں بڑا اچھا ان کا ایک جملہ ہے۔

فاروقی صاحب جب بھی مجھ پر کوئی مصیبت آتی ہے پریشانی آتی ہے دکھ آتا ہے میں دیکھ لیتا ہوں یہ اب آ گیا ہے مسئلہ میں صرف ایک کام کرتا ہوں وہ یہ کہ میں وضو کرتا ہوں وضو کر کے میں کمرے میں چلا جاتا ہوں بند کرتا ہوں کمرہ مصلیٰ بچھاتا ہوں سیدھا سر سجدے میں رکھ دیتا ہوں اور اس وقت تک سر سجدے سے نہیں اٹھتا جب تک میرے دل میں اللہ اس کا حل نہیں اتار دیتا اس وقت تک میں سر سجدے سے نہیں اٹھتا کبھی ہم نے استعمال نہیں کیا سجدے کو خدا کی قسم نہیں استعمال کیا سجدے کو۔۔ہم سجدہ بھی ٹوٹل پورا کرنے کیلئے کرتے ہیں کبھی اس کو استعمال کر کے دیکھیں میں آج بھی ان کی بات پر کبھی ملتے ہیں تو کہتا ہوں کہ بڑی خوبصورت تعلیم دی ہے۔

کہنے لگے حضرت آج بھی میرا یہی طریقہ ہے سجدہ ہوتا ہے اور میں ہوتا ہوں دو گھنٹے ہو یا چھ گھنٹے ہو لیکن جب تک میرے اندر اللہ اس کا حل نہیں اتارے میں سجدے سے سر نہیں اٹھاتا اور آج تک مجھے میرے رب نے کبھی محروم نہیں رکھا جب بھی میں ایسا عمل کروں گا میرے رب نے مجھے ضرور عطا کیا ہے (اللہ)

☆ دیکھو!! ہمارے پاس اپنے دین میں کتنی خوبصورت دعاؤں کے قبول کرنے کے انداز ہیں کتنے اچھے اللہ نے طریقے دیئے ہوئے ہیں تمہاری روزی کیلئے تمہارے گھر کیلئے تمہارے مسائل کیلئے تمہاری زندگی کی تکلیفوں کیلئے تمہیں کتنی آسان راہیں دی ہوئی ہیں لیکن اس کے باوجود اگر تو نہیں اپناتا تو قصور تیرا ہے نہ نماز کا ہے نہ خدا کا ہے نہ رسول کا ہے قصور تیرا ہے تو ان کو آزماتا نہیں ہے۔

ہزاروں ایٹم بم سے زیادہ قوت سجدے میں اللہ نے رکھی ہے۔

اللہ توفیق عطا فرمائے (آمین)

یہ دوسجدے نماز میں کروائے اس کے بعد جونہی انسان سجدے سے اٹھتا ہے تو اس کے بعد تشہد شروع ہوتا ہے۔ تشہد جو ہے وہ ایک ایسا خوبصورت قصہ ہے تشہد دو محبوبوں کی گفتگو ہے دو محبوب جب آپس میں بیٹھتے ہیں نہ وہ جب آپس میں باتیں کرتے ہیں دونوں محبوب جب ایک دوسرے کو ٹوٹ کر چاہتے ہوں تو وہ کیسی باتیں کرتے ہیں یہ سارا کچھ تشہد کے اندر ہے۔ اللہ نے تشہد کو بھی فرض کیا ہے۔ آخری **اتحیات** فرض ہوتی ہے اس کو بھی سہی پڑھنا ہوتا ہے لحاظہ یہ دو محبوبوں گفتگو ہے۔ جو تشہد میں رکھی گئی ہے